

[تاریخ: ۱۲/۰۹/۲۰۲۳]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[۴۵۹]

سوال

اسمگل شدہ جائز مال کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟ مثلاً موبائل لیپ ٹاپ و دیگر ضروریات زندگی کی اشیاء؟ نیز اسمگلنگ بنفہ کرنا شرعی تناظر میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ جیسا کہ کسی مال کی لاٹ وغیرہ خریدنا، پیٹرول کا کام، سرکاری ٹیکس سے بچتے ہوئے اشیاء خورد و نوش و دیگر سستے داموں بازار تک پہنچانا؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

یہ نام ہی مذموم و مکروہ ہے اور یہ کام شرعاً بھی حرام ہے اور قانوناً بھی ممنوع ہے۔

اس بات کو درج ذیل نکات میں سمجھا جاسکتا ہے:

۱۔ اس کے اندر حکومت اور اس کے وضع کردہ قانون تجارت کی مخالفت ہے، حالانکہ حکمران کی جائز امور میں اطاعت ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ [النساء: ۵۹]

’اے اہل ایمان اللہ، اس کے رسول اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو‘۔

اس کے علاوہ دیگر آیات و احادیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ اولوالامر یعنی ذمہ داران، حکمران اور انتظامیہ اگر معاشرے کی مصلحت اور کارِ حکومت کی تنظیم و ترتیب کی خاطر کوئی جائز قانون بنائے تو اسے ماننا ضروری ہے اور اس کی مخالفت درست نہیں ہے۔ اسمگلنگ کے اندر اس شرعی حکم کی مخالفت ہوتی ہے۔

۲۔ اس میں ملک و قوم ہر دو کا نقصان ہے، کیونکہ کسی بھی ملک اور اس کے باشندوں کی معیشت کا ایک اہم ذریعہ درآمدات و برآمدات ہوتی ہیں، اور اس کا تبھی فائدہ ہے جب اس کو قانونی طریقے سے سرانجام دیا جائے، اگر چوری چھپے، دھوکے فراڈ سے امپورٹ، ایکسپورٹ کا سلسلہ شروع ہو جائے، تو چند افراد کے

فائدے کی خاطر پورے ملک اور قوم کو نقصان اٹھانے پڑے گا۔ ارشاد نبوی ہے:

«لا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» [صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۹۰۹]

کسی کو، یا آپس میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا درست نہیں ہے۔

س۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تلقی الرکبان سے منع کیا گیا تھا۔ ارشاد نبوی ہے:

"لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَانٍ". [صحیح بخاری: ۲۱۵۸، صحیح مسلم: ۱۵۲۱]

غلہ لے کر آنے والے قافلے سے ملنے کے لیے پیش قدمی نہ کرو اور کوئی مقامی آدمی کسی بیرونی شخص کے لیے خرید و فروخت نہ کرے۔

خرید و فروخت کی اس قسم کی صورتوں کی ممانعت میں ایک بنیادی وجہ یہی تھی کہ ان میں مارکیٹ سے باہر باہر ہی بیچ و شراء کر لی جاتی تھی۔ اسمگلنگ میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے۔

لہذا اسمگل شدہ سامان کی خرید و فروخت جائز نہیں اور نہ ہی اس کام کی کمائی حلال ہے اور اس سلسلے میں کسی کے ساتھ تعاون کرنا بھی درست نہیں۔

اور یہ سارا کچھ اس صورت میں ہے کہ اسمگل شدہ سامان جائز اور حلال ہو اور اگر اس چیز کی خرید و فروخت ہی ناجائز اور حرام ہو جیسا کہ شراب وغیرہ تو اس کی اسمگلنگ تو بالاولیٰ حرام ہوگی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ
ULAMA FATWA COUNCIL

فضیلۃ الشیخ عبدالحکیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ